Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 5 (July-Sep 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Discussions on the Rights of Non-Muslims in Islamic Jurisprudence: An Analytical Study

اسلامی فقہ میں غیر مسلموں کے حقوق کے مباحث: ایک تجزیاتی مطالعہ

Dr. Muhammad Husnain
Assistant Professor, Division of Science and Technology, University of Education Town Ship Campus' Lahore
Email: muhammad.husnain@ue.edu.pk

Umaima Sami
M.Phil. Islamic Studies, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore Pakistan,
Email: umaimasami3604@gmail.com

ABSTRACT

This research aims to examine the rights and status of Non-Muslims in Islamic Jurisprudence. It intends to highlight the Quranic perspective on the rights of Non-Muslims that how it emphasizes fair and just treatment towards all individuals especially Non-Muslims. This research endeavors to spotlight the teachings and practices of Anbiya-e-Kiram and our Holy Prophet (PBUH) who promoted the values of respect and spirit of peaceful co-existence with Non-Muslim communities. This research brings to attention specific Hadiths where our Prophet Muhammad (PBUH) has emphasized social harmony and protection of rights of Non-Muslim. The significance of this research lies in its deeper understanding of Islamic perspective on interfaith relations and in addressing issues of religious tolerance, minority rights and equal social status.

Keywords: *Fiqh, Quran, Hadith, Non-Muslims, Rights.*

CC BY

تمہید:

فقہ کے لفظی معنی کسی چیز کا گہرا فہم اور سمجھ بوجھ کے ہیں کسی چیز کی گہری فہم کو عربی میں فقہ کہتے ہیں لیکن اصطلاحی اعتبار سے فقہ سے مراد ہے شریعت کے عملی احکام کا وہ تفصیلی علم جو تفصیلی دلائل کی بنیاد پر ہو۔ قرآن کریم میں اس کے استعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا معنی مطلق علم نہیں بلکہ علمی گہرائی اور باریک بینی کے مقصد کو سمجھنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالُوْا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرَاكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ [1]

ترجمہ: انہوں نے کہا اے شعیب! ہم بہت سی باتیں نہیں سمجھتے جو تم کہتے ہو اور بے شک ہم البتہ تمہیں اپنے میں کمزور پاتے ہیں، اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے، اور ہماری نظر میں تیری کوئی عزت نہیں ہے۔

علماء کی اصطلاح میں فقہ کہتے ہیں۔ احکام شرعیہ عملیہ کا ایسا علم جو تفصیلی دلائل سے حاصل ہو۔ [2]

جہاں تک غیر مسلم کی اصطلاح کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان نہیں ہیں ان میں کافر بھی شامل ہیں اور کافروں کے علاوہ ایک اور جماعت ان لوگوں کی کہ جن تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو پس غیر مسلم ایک وسیع اصطلاح ہے جو کفار کو بھی شامل ہے اور ان لوگوں کو بھی کہ جن تک اسلام کے دعوت نہیں پہنچی یعنی یہ کہ اسلام کے سوا باقی تمام ادیان کے ماننے والوں کو غیر مسلم کہا جاتا ہے یہی تعبیر ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو کسی دین یا مذہب کو نہیں مانتے۔

حق عربی زبان کا لفظ ہے لیکن اس کا استعمال دیگر زبانوں میں بھی ہوتا ہے اور یہ ایک عام فہم لفظ بن چکا ہے حق کے لغوی معنی صحیح، مناسب، درست اور موضوع کے ہیں اس طرح حق ایک ذو معنی لفظ ہے ایک طرف یہ سچائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور دوسری جانب اس چیز کی طرف اسے قانون اور باضابطہ طور پر ہم اپنا کہہ سکتے ہیں۔ انسانی حقوق آزادی اور حق و نظریہ ہے جس کے تمام مسلم اور غیر مسلم یکساں طور پر حقدار ہیں اس نظریے میں وہ تمام اجزا شامل ہیں جس کے تحت کرہ ارض پر بسنے والے تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضرورتوں اور سہولیات کے لحاظ سے حقوق کے حقدار ہیں۔

غیر مسلموں کے حقوق کی اہمیت:

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام، ایمان اور کفر کے درمیان تفریق کرتا ہے طبعی بات یہ ہے کہ مومن اور غیر مومن اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر نہیں ہو سکتے لیکن ناپسندیدہ چیز کفر اور عدم ایمان ہے لیکن کفار اور غیر مسلم اپنی ذات کے اعتبار سے ناپسندیدہ نہیں ہیں مسلمانوں کے لیے غیر مسلموں کے ساتھ دوستی کی اجازت نہ ہونے کے باوجود اسلام انسانیت کی بنیاد پر غیر

OPEN ACCESS

مسلموں کے ساتھ معاملات کرنے سے منع نہیں کرتا بشرطیکہ وہ معاملات عدل وانصاف، ہمدردی، تعاون علی الخیر، دفع شر، دفع ظلم، نیکی اور صلہ رحمی کی بنیاد پر ہوں۔ بلکہ اسلام مسلمانوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ حقوق انسانی جس میں مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے ان حقوق کی بنیاد پر غیر مسلموں کے ساتھ زندگی گزاریں۔ لہذا اسلام نے مسلمانوں کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ غیر حالت جنگ میں غیر مسلموں کے ساتھ ایذا اور تکلیف دینے کا سلوک کریں چاہے وہ تکلیف بدنی ہو یا ذہنی۔

فقہاء کرام نے یہاں تک فرمایا کہ:

اگر کوئی مسلمان کسی یہودی یا مجوسی کو کافر کہے اور اس سے اس کو تکلیف ہو تو وہ مسلمان گنہگار ہو گا۔[3]

غیر مسلموں کے ساتھ عدل رواداری کے یہ کام اور مثالیں کتاب اللہ، حدیث و سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں بے شمار موجود ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام نے اپنی غیر مسلم اقلیتوں کو کیا حقوق دیے ہیں اور ان کو کہاں تک اس نے ادا کیا۔ درحقیقت یہی بحث اس مسئلے میں فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اسلام غیر مسلم رعایا، اقلیتوں کے لیے سراسر رحمت ہے۔ اس نے ان کو جس قدر حقوق دیے ہیں وہ ان کو خود اپنی قومی اور ہم مذہب حکومت میں بھی حاصل نہ تھے ان کی حیثیت غلاموں سے بدتر تھی ان کا کام اپنا خون پسینہ بہا کر حاکموں اور جاگیر داروں کے لیے سامان عیش فراہم کرنا تھا۔

غیر مسلموں کی حقوق کے سلسلے میں سب سے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ اسلامی ریاست جس طرح مسلمانوں کے معاملہ میں قران و سنت کے طے کردہ حقوق کے نفاذ واحترام کی پابند ہے اسی طرح وہ اقلیتوں کے معاملے میں بھی قران و سنت ہی کے قائم کردہ حدود کی پابند ہے۔ گویا اقلیتوں کے حقوق بھی ہیں۔ مسلمانوں کو ان میں ترمیم و تنسیخ کا کوئی اختیار حاصل نہیں۔ اسلامی حکومت شریعت کے مقررہ کردہ حقوق میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔ البتہ وہ اقلیتوں کو زیادہ حقوق دے سکتی ہے بشرط یہ کہ وہ اسلام کے اصولوں سے متصادم نہ ہوں۔[4]

قرآن میں غیر مسلموں کے حقوق:

قرآن مجید میں ان غیر مسلموں کے ساتھ جو اسلام اور مسلمانوں سے برسرپیکار نہ ہوں اور نہ ان کے خلاف کسی سازشی سرگرمی میں مبتلا ہوں ان سے خیر خواہی، مروت، حسن سلوک اور رواداری کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسلامی ریاست میں تمام غیر مسلم اقلیتوں اور رعایا کو عقیدے، مذہب، جان ومال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت حاصل ہو گی۔ قران حکیم کی ساری کی ساری تعلیمات احترامِ آدمیت اور احترامِ مذاہب پر مبنی ہیں قرآن میں غیر مسلموں کے جو حقوق بیان کیے گئے ہیں ان کا ایک مختصر جائزہ درج ذیل عنوانات کے تحت پیش کیا جارہا ہے۔

OPEN ACCESS

۱۔مذہبی آزادی:

اسلام ایک ایسا دین ہے جو کسی بھی مذہب کو بری نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ تمام انسانی مذاہب کی تصدیق کرتا ہے اور ان کے پیروکاروں کو مکمل آزادی دیتا ہے کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہیں کسی بھی غیر مسلم کو جو مسلم حکومت کے زیر نگین زندگی گزار رہا ہو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اسلام قبول کریں۔

قرآن حکیم میں واضح حکم ہے۔[5]

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۔فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۔لَا انْفِصَامَ لَهَا ۔وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ: دین کے معاملے میں زبردستی نہیں ہے، بے شک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے، پھر جو شخص شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا جو ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

۲۔شخصی آزادی:

اسلام نے انسان کو ایک عظیم مرتبہ عطا کیا ہے۔انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے احترام وقار اور مساوات اور مبنی ہیں شخصی آزادی ہر فرد کو اسلامی مملکت میں حاصل ہوتی ہے۔اس لیے کہ آزادی کا استحصال ظلم ہے اور اسلام ظلم کو مطلقاً حرام قرار دیتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔[6]

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم کر دیا سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کے پاس پھر کر جانا ہے۔

۳۔جان کا تحفظ:

جان کے تحفظ میں ایک مسلم اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں دونوں کی جان کا ایک ساتھ تحفظ احترام کیا جائے گا قرآن کی نظر میں یہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ غیر مسلم رعایا کی جان کا تحفظ کریں اور انہیں ظلم و زیادتی سے محفوظ رکھیں۔

۴۔مال کا تحفظ:

اسلامی ریاست مسلمانوں کی طرح غیر مسلموں کے مال و جائیداد کا تحفظ کرے گی۔انہیں حق ملکیت سے بے دخل کرے گی نہ ہی ان کی زمینوں اور جائیدادوں پر زبردستی قبضہ کرے گی حتی کہ اگر وہ جزیہ دیں تو اس کے عوض ان کی املاک کو نیلام نہیں کیا جائے گا۔

OPEN ACCESS
CC BY

۵-مکالمہ میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ:

غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کی اس سے بڑھ کر مثال کیا ہو سکتی ہے کہ اسلام ان سے گفتگو اور مباحثے کے دوران بھی ان کی عزت نفس اور ان کے جذبات کا خیال رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔[7]

ترجمہ: اور اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر ایسے طریقے سے جو عمدہ ہو، مگر جو ان میں بے انصاف ہیں، اور کہہ دو ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور تمہاری طرف نازل کیا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہونے والے ہیں۔

۶-عقائد اور مذہبی کتب کا احترام:

اسلام ان کے اس حق کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ ان کے عقائد کا احترام کیا جائے اجتماعی امور کا کوئی انصاف پسند عالم اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ مسلمانوں نے ہمیشہ دیگر مذہبی کتابوں کو تعظیم اور عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے جو غیر مسلموں کے ہاں مقدس سمجھی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں قاضی کعب بن سوراز دی کا مشہور واقعہ ہے کہ انہوں نے ایک یہودی شخص سے قسم لینی چاہی تو یہ فیصلہ دیا:

اسے ان کی عبادت گاہ کی طرف لے جاؤ اور تورات کو اسی گود میں رکھو اور انجیل کو اس کے سرپر رکھو، پھر اس سے اس خدا کی قسم لو جس نے موسی پر تورات کو نازل کیا۔[8]

۷-غیر مسلموں کے مذہبی شعار کا احترام شعار کو ٹھیک کرنا ہے:

اللہ تعالی نے انسانی تکریم کے پیش نظر مسلمانوں پر حرام کر دیا ہے کہ وہ مشرکوں کے معبودوں کو گالی دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اس کے رد عمل میں اللہ کو گالی دے۔ اگر مشرک اپنے معبودوں کی برائی سنیں گے تو رد عمل میں نہ چاہتے ہوئے بھی مسلمانوں کے معبود کو برا بھلا کہیں گے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ باہم دونوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو گا فرمان الٰہی ہے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔[9]

ترجمہ: اور جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں انہیں برا نہ کہو ورنہ وہ بے سمجھی میں زیادتی کر کے اللہ کو برا کہیں گے، اس طرح ہر ایک جماعت کی نظر میں ان کے اعمال کو ہم نے

آراستہ کر دیا ہے، پھر ان سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر آنا ہے تب وہ انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

۸-عقیدہ کا آزادی کا حق:

اسلام نے کبھی مخالفین کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ غیر مسلموں کو اپنے دین پر باقی رہنے کی مکمل آزادی تھی۔ قران و سنت کی کوئی ایک بھی نص ایسی نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو اپنی حقانیت کا اقرار کرنے پر مجبور کرتا ہے بلکہ قرآن و سنت کی تعلیمات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ اللہ تعالی اپنے نبی کریمؐ سے فرماتے ہیں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ [10]

ترجمہ: اور اگر تیرا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، پھر کیا تو لوگوں پر زبردستی کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔

۹-تحفظِ عزت و آبرو:

مسلمانوں کی طرح غیر مسلموں کی عزت و آبرو اور عصمت و عفت کا تحفظ کیا جائے گا۔ اسلامی ریاست کے کسی شہری کی توہین و تذلیل نہیں کی جائے گی۔ ایک غیر مسلم کی عزت پر حملہ کرنا، اس کی غیبت کرنا، اس کی ذاتی اور شخصی زندگی کا تجسس، اس کے راز کو ٹوہنا، اسے مارنا پیٹنا اور گالی دینا ایسے ہی ناجائز اور حرام ہے، جس طرح ایک مسلمان کے حق میں۔ [11]

۱۰-عدالتی اور قانونی تحفظ:

فوج داری اور دیوانی قانون و مقدمات مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لیے یکساں اور مساوی ہیں۔ جو تعزیرات اور سزائے مسلمانوں کے لیے ہیں وہی غیر مسلموں کے لیے بھی ہیں۔ چوری زنا اور تہمت زنا میں دونوں کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔ ان کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو قتل کرے تو اس قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔

"ان کے خون ہمارے خون ہی کی طرح ہیں"۔

۱۱-عدل و انصاف:

غیر مسلموں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ عدل و انصاف والا معاملہ کیا جائے۔ کسی قوم کے ساتھ بغض اور دعوت مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ نہ کریں کہ مسلمان اس قوم کے ساتھ عدل و انصاف کے خلاف سلوک کریں۔ اللہ تعالی نے

OPEN ACCESS

خاص صفت کے ساتھ اس کی تاکید فرمائی ہے کہ عدل و انصاف ہر مسلمان پر واجب ہے حتی کہ ان غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کرنے میں بھی جنھوں نے مسلمانوں کے ساتھ زیادتی کی ہو۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:[12]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآٮِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَـرَامَ وَلَا الۡهَدۡىَ وَلَا الۡقَلَاۤٮِٕدَ وَلَاۤ آٰمِّيۡنَ الۡبَيۡتَ الۡحَـرَامَ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرِضۡوَانًا‌ ؕ-وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا‌ ؕ-وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا‌ ۘ-وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى‌ ۖ-وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ‌ ۖ-وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ-اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو (1) نہ ادب والے مہینوں کی (2) نہ حرم میں قربان ہونے والے اور پٹے پہنائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کو جا رہے ہوں (3) اور نہ ان لوگوں کی جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضاجوئی کی نیت سے جا رہے ہوں (4)، ہاں جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو (5)، جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ (6)، نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو (7)، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

۱۲-اظہارِ ہمدردی:

حالت امن میں غیر مسلموں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات صرف عدل و انصاف اور وفاداری کی حد تک منحصر نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ تعلقات اظہارِ ہمدردی اور احسان کرنے کی حد تک پہنچتے ہیں۔[13]

۱۳-غیر مسلم کا حق بیت المال میں:

غیر مسلم اپنے معاش کے حصول سے عاجز ہو جائیں تو ان کی ضرورت کے مطابق اسلامی بیت المال سے وظیفہ جاری کیا جائے گا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے عامل عدی بن ارطات کو حکم بھیجا کہ تمہارے حلقہ میں جو غیر مسلم ہیں ان کے حالات معلوم کرو جو بوڑھے ہو چکے ہیں اور کمانے کے قابل نہیں رہ گئے ان کے لیے ان کی ضرورت کے مطابق بیت المال سے وظیفے جاری کر دو۔[14]

OPEN ACCESS

۱۴۔ آزادیِ کسب و معاش:

غیر مسلموں کو دوسروں کے ساتھ تجارتی معاہدوں وغیرہ کے ذریعے کاروبار کرنے اور روپیہ کمانے کی آزادی دی گئی ہے چنانچہ فقہانے تصریح کی ہے کہ خرید و فروخت، تجارت، ہر طرح کے معاہدوں اور معمولی معاملات میں ذمی مسلمانوں ہی کی مانند ہیں۔ فقط سودی لین دین سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ ان پر بھی مسلمانوں ہی کی طرح حرام ہیں۔

اسی طرح غیر مسلموں کو مسلم ممالک میں شراب اور خنزیر فروخت کرنے، شراب خانے کھولنے، شراب نوشی کو ترویج دینے یا اسے کھلم کھلا مسلم علاقوں میں درامد کرنے کی اجازت نہیں اگرچہ وہ ایسا اپنے ذاتی استعمال کے لیے ہی کیوں نہ کرنا چاہیں۔ یہ ممانعت ہے فتنہ وفساد کے سدباب کی خاطر کی گئی ہے۔[15]

۱۵۔ تعلیم حاصل کرنے کا حق:

غیر مسلموں کو بھی تعلیم و تعلم کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے مدینہ میں یہودیوں کا اپنا مدرسہ بیت المدارس قائم تھا اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی سے تعرض نہیں فرمایا۔ اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے باندیوں کو تعلیم دینے کی ترغیب دی جو عام طور پر غیر مسلم ہوا کرتی تھی[16]

اس طرح کی اور بھی پیش قیمت ہدایات حدیث اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کی روشنی میں اسلامی حکومت میں رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں کے جو حقوق سامنے آتے ہیں وہ کسی معزز سے معزز شہری کے لیے کافی ہیں۔ ان ہدایات میں غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ کسی بھی قسم کے ظلم و حق تلفی، تحقیر آمیز سلوک یا مذہبی اور فکری دباؤ سے روکا گیا ہے اور باعزت طور پر اسلامی حکومت میں انہیں رہنے کا حق دیا گیا ہے۔ یہ صرف کتابی نظریہ اور قانون دفعات کی حد تک نہیں بلکہ عہد اسلامی کے حکمرانوں نے ان کو عملی طور پر ثابت کیا ہے

حدیث میں غیر مسلموں کے حقوق:

جس طرح قرآن مجید میں غیر مسلم کے حقوق پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اسی طرح احادیث میں بھی غیر مسلموں کے حقوق کے حوالے سے بہت زیادہ رہنمائی ملتی ہے نبی کریمؐ کی بہت سی احادیث ایسی ہیں جو غیر مسلموں کے حقوق پر دلالت کرتی ہیں:

جیسا کہ نبی کریمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا!

> تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں محترم ہے۔

الفاظ کا یہ عمومی مفہوم واضح کرتا ہے کہ مسلم اور غیر مسلم دونوں ہی اس میں شامل ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ایک اور فرمان ہے:

OPEN ACCESS
CC BY

"جس نے کسی ذمی معاہد کو ہلاک کیا۔ اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی حالانکہ اِس کی خوشبو ۴۰ سال کی مسافت تک محسوس کی جائے گی"

ان دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غیر مسلم کو کسی بھی صورت میں ناحق تکلیف پہنچانا جائز نہیں نہ ہی اس کی جان لی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کی عزت و آبرو پر دست درازی کی جاسکتی ہے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ

ایک مسلمان نے کسی ذمی شخص کو قتل کر دیا، اس کا مقدمہ رسول اکرمؐ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: اس کے ذمہ کو معاف کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار میں ہوں چنانچہ آپؐ نے بدلے میں مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔[17]

سیرت سے ثابت شدہ غیر مسلموں کے حقوق:

قرآن مجید میں واضح طور پر فرمادیا گیا۔

لا اکراہ فی الدین

ترجمہ: یعنی دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔

نبی کریمؐ کی زندگی مبارک ان ہی تعلیمات و ہدایات کا واضح ترین اور مکمل نمونہ تھی۔ رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی غیر مسلم کو جبر یا دباؤ کے تحت مسلمان کیا گیا ہو یا ایسے حالات پیدا کر دیے گئے ہوں کہ قبولِ اسلام کے سوا اس کے لیے کوئی چارہ کار نہ رہ گیا ہو۔[18]

حضورِ اکرمؐ کی دعوت و تبلیغ سے کفار قریش بہت برہم ہوتے تھے۔ کفار مکہ اکثر آپ کو ستاتے، پریشان کرتے اور ایذا پہنچانے کے لیے راستے میں کانٹے بچھا دیتے تھے تاکہ آپ کے پاؤں مبارک زخمی ہو جائیں اور آپؐ چلنے پھرنے سے معذور ہو جائیں۔ یوں مستقل طور پر نہ سہی عارضی طور پر ہی تبلیغ کا کام رک جائے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: میں دو پڑوسیوں کے شر کے درمیان تھا۔ ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط۔ یہ دونوں گندگی لاتے اور میرے دروازے پر ڈال دیتے تھے بعض مرتبہ ایسی ناپاک چیزیں ہوتی جو لوگ پھینک دیتے یا دروازے پر ڈال دیتے۔ رسول اللہؐ باہر تشریف لاتے اور فرماتے۔

اے بنی عبد مناف! یہ کون سا حقِ ہمسائیگی ہے؟

پھر آپؐ اس گندگی کو راستے سے الگ ڈال دیتے۔[19]

سرکارِ دوعالم حضرت محمدؐ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ نے مدینہ کے مسلمان اور یہودی باشندوں کے درمیان ایک معاہدہ کروایا کہ یہودیوں کے عقائد کا احترام کیا جائے گا۔ ان کو ہر قسم کی ایذاء سے بچایا جائے گا اور یہ کہ مدینہ منورہ میں مسلمانوں پر اگر کسی طرف سے کوئی حملہ ہو تو یہودی مسلمانوں کی اعانت کریں گے۔

جب ہم نبی کریمؐ کے آس پڑوس کے ساتھ برتاؤ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریمؐ بلا تمیز و مذہب و دین اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ان کو تحائف بھیجتے اور ان کے تحائف قبول فرماتے ہیں۔[20]

مذہبی رواداری سے عالم انسانیت کو روشناس کروانے والی ہستی پیغمبر اسلامؐ کی ذات ہے نبی کریمؐ تاریخی انسانی میں پہلے شخصیت ہیں جنہوں نے دوسرے مذاہب اور عقائد رکھنے والوں کے ساتھ تحمل و برداشت اور رواداری کا نا صرف درس دیا بلکہ اس پر عمل بھی کیا۔ آپ کے خلفاء اور آپ کی امت نے غیر مسلموں سے رواداری کے اس سلوک کو ہمیشہ جاری رکھا۔ اسلام کی چودہ صدیوں کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریمؐ سے روایت کیا گیا ہے۔

خبردار! جو شخص کسی ذمی کے ساتھ ظلم کرے یا اس کے حق کو کم کرے، اور اس کی طاقت سے زیادہ کا اس کو مکلف کریں یہ اس کی کوئی چیز اس کی خوش دلی کے بغیر لے لیں۔ تو قیامت کے روز میں اس کی طرف سے دلیل میں غالب انے والا بنوں گا۔[21]

یہودیوں کا جو برتاؤ آپؐ کے ساتھ تھا وہ معلوم و معروف ہے۔ شرارت، سازش، غیبت سبھی افعال ان سے سرزد ہوتے تھے۔ لیکن آپؐ نے ان سے سماجی تعلقات برابر رکھے اور ان میں کبھی فرق نہیں آنے دیا۔

نبی کریمؐ نے اپنی زندگی میں جزیرۃ العرب میں آباد غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ کئی معاہدے کیے۔ ان معاہدوں کی تفصیلات سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔ کہیں بھی اس بات کا سراغ تک نہیں ملتا کہ آپؐ کی جانب سے ہوئے معاہدوں کی دفعات میں سے کسی دفعہ میں بھی غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی زیادتی کو روا رکھا گیا ہو۔

رسولِ کریمؐ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور ایا۔ اس طویل دور خلافت میں ہر ایک خلیفہ راشد کو غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ معاہدے کرنے کی ضرورت پیش ائی۔ ہر ایک کے زمانے میں غیر مسلم اقلیت نے مسلم ریاست میں بود و باش اختیار کی کہیں بھی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ ان کے ادوار میں غیر مسلم اقلیت کے ساتھ کسی بھی طرح کا غیر انسانی سلوک روا رکھا گیا ہو۔

خلافت راشدہ کے بعد کے ادوار میں بھی اسلامی تعلیمات کا ہمیشہ پاس و لحاظ رکھا گیا اور مسلم حکومت و سلطنت میں غیر مسلموں کو ہر طرح کا مکمل تحفظ فراہم کیا گیا۔ خلافت بنو امیہ کی تاریخ میں کثرت سے یہ باتیں ملتی ہیں کہ ان کے دور مناسب غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق محفوظ تھے بلکہ ان کو اعلی سے اعلی مناسب دیے گئے تھے۔ خلافت بنو عباسیہ، عثمانیہ اور بعد کے تمام ادوار میں بھی اسلامی ریاستوں میں غیر مسلموں کو ہر قسم کا تحفظ فراہم تھا۔[22]

سیرت کے مطالعے سے غیر مسلموں کے جو حقوق اخذ کیے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔جان کی حفاظت

۲۔مال کا احترام

۳۔عزت وناموس کی حفاظت

۴۔حقوق شہریت

۵۔عقیدہ مسلک کی آزادی

۶۔۔آزادی رائے کا حق

۷۔حصول علم کا حق

۸۔ملازمت اور پیشے کا حق

علماء اور فقہاء کی آرا میں غیر مسلموں کے حقوق:

مذاہب عالم کی تعلیمات میں ازادی مذہب کا اصول اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی تعلیم جس قدر وضاحت اور تاکید کے ساتھ اسلامی ملتی ہے کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔ مسلم فقہاء نے اس تعلیم کی روشنی میں غیر مسلم اقلیتوں کے شہری اور مذہبی حقوق کے تحفظ سے متعلق نہایت واضح قانونی اور اخلاقی ضابطے مرتب کیے ہیں اور اسلامی تاریخ میں ایسی روشن مثال باکثرت ملتی ہیں جب علماء اور فقہاء نے اللہ کے پیغمبر کی وراثت اور نیابت کا حق ادا کرتے ہوئے اقلیتی گروہوں پر کی جانے والی کسی بھی قسم کی زیادتی کے خلاف کلمہ حق بلند کیا اور زیادتی کی تلافی کے لیے حت الوسعی کردار ادا کرنے کی کوشش کی۔[23]

اس حوالے سے تاریخ کے چند معروف اور مستند واقعات پر نظر ڈالنا مناسب ہو گا۔

اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک نے اپنے عہد حکومت میں مسیحیوں کا گرجا ان سے چھین کر اسے زبردستی دمشق کی جامع مسجد کا حصہ بنا دیا۔ تاہم جب عمر بن عبد العزیز کا دور حکومت ایا اور مسیحوں نے ان کے سامنے یہ معاملہ دوبارہ اٹھایا تو انہوں نے حکم دیا کہ مسجد کا وہ حصہ جو گرجے کی جگہ پر بنا ہوا ہے۔ڈھا دیا جائے اور یہ جگہ دوبارہ عیسائیوں کے تصرف میں دے دی جائے۔اس موقع پر مسلمانوں نے ان سے مذاکرات کیے اور انہیں اس پر امادہ کر لیا کہ وہ غوطہ کے تمام گرجے لے لیں اور اس کے بدلے میں دمشق کی جامع مسجد میں شامل اس حصے سے دستبردار ہو جائیں چنانچہ مسیحیوں نے اپنے رضامندی سے یہ پیشکش قبول کر لی اس پر عمر بن عبد العزیز نے اپنا حکم واپس لے لیا۔[24]

اسی طرح خلیفہ ہادی کے زمانے میں مصر کے گورنر علی بن سلیمان نے کچھ گرجوں کو منہدم کرا دیا۔کچھ عرصے کے بعد جب ہارون رشید کا دور حکومت ایا اور مصری کی گورنری موسی بن عیسی کے سپرد کی گئی تو موسی نے گرجوں کے انہدام کا مسئلہ

علماء کے سامنے پیش کیا۔ علماء نے مسیحیوں کے حق میں فتوی دیا اور زبردستی گرجے منہدم کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ حکومت نے اپنے خرچ پر ان منہدم شدہ گرجوں کو دوبارہ تعمیر کروایا اور انہیں مسیحوں کے حوالے کر دیا۔[25]

فقہ مالکی، حنفی، حنبلی اور شافی میں بھی غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے اور یہ مختلف اصولوں پر مبنی ہیں جو انصاف اور انسانی وقار کی بنیاد ہیں یہاں کچھ اہم نکات بیان کیے جا رہے ہیں جو ان کی تعلیمات سے اخذ کیے گئے ہیں۔

۱-زندگی کا حق: غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کی جاتی ہے ان کی زندگی کا احترام کیا جاتا ہے اور ان کے خلاف ظلم و زیادتی نہیں کی جاتی۔

۲-عقیدے کی آزادی: غیر مسلموں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے اور ان کے مذہبی حق کا احترام کیا جاتا ہے۔

۳-معاشرتی حقوق: غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور انہیں اسلامی معاشرت کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔

۴-قانونی تحفظ: اگر غیر مسلم کسی اسلامی ریاست میں رہتے ہیں تو انہیں قانونی حقوق فراہم کیے جاتے ہیں اور ان کے معاملات میں انصاف خیال رکھا جاتا ہے۔

۵-معاشی حقوق: غیر مسلموں کو تجارت اور کاروبار کرنے کی اجازت ہے اور ان کے معاشی حقوق کا احترام کیا جاتا ہے یہ حقوق اسلامی تعلیمات اور انسانی اخلاقیات کے مطابق ہیں اور مختلف علماء کی تحریروں میں ان کا ذکر ملتا ہے۔

نتائج تحقیق

اسلام سارے طبقات انسانی کے لیے رحمت بن کر آیا ہے اور اس نے غیر مسلموں کو بھی اس سے محروم نہیں رکھا۔ اور ان کو اتنی حقوق دیے جس کے نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔ غیر مسلموں کے ساتھ عدل و رواداری کے احکام اور مثالیں کتاب اللہ اور حدیث و سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام غیر مسلم رعایا اور اقلیتوں کے لیے سراسر رحمت ہے۔ اس نے ان کو جس قدر حقوق دیے ہیں وہ ان کو خود اپنی قومی اور ہم مذہب حکومت میں بھی حاصل نہیں تھے۔ الغرض اسلام نے غیر مسلموں کے مذہبی، روحانی، جانی اور مالی حقوق کے تحفظ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مسلمانوں میں ایسی رواداری اور وسعت قلبی پیدا کر دی کہ انہوں نے غیر مسلم رعایا کی صلاحیت و قابلیت کے لحاظ سے معاشرے میں ان کو معزز جگہ دی مسلمان حکمرانوں نے ان کو بڑے بڑے عہدوں پر مامور کیا۔ ان کے اصحاب علم کی قدردانی اور اکرام کیا گیا۔ غیر مسلموں سے رواداری کہ یہ وہ ثبوت اور حقوق ہیں جن کی مثال روشن خیالی کے اس دور میں ملنا مشکل ہے۔

OPEN ACCESS

حوالہ جات

---

[1] ہود ۱۱:۹۱

[2] زیدان، عبدالکریم، الوجیز فی اصولِ فقہ، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ص،۲۱

[3] عثمانی، مفتی محمد تقی، فقہی معاملات، میمن اسلامک پبلشرز، کراچی، ۲۰۱۲، ص،۶/ ۱۶۴

[4] سردار مسیح گل، قرآن و سنت کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق، ص ۱۰۳

[5] البقرہ ۲:۲۵۶

[6] ملک ۶۷:۱۵

[7] العنکبوت ۲۹:۴۶

[8] ، صالح بن حسین، "انسانی حقوق اور اسلام" ستمبر ۲۰۰۶ء

[9] الانعام ۶:۱۰۸

[10] یونس ۱۰:۹۹

[11] محمد ابراہیم قاسمی، "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق" ۲۵، اگست ۲۰۲۳

[12] المائدہ ۵:۲

[13] عثمانی، فقہی مقالات، ۶/ ۱۸۵

[14] سردار، قران و سنت کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق، ۹۸

[15] القرضاوی یوسف، اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے حقوق و فرائض، ناشر ادارہ تحقیقات اسلامی: اسلام آباد: ۲۰۱۱

[16] بخاری ۲۰/ ۱

[17] صالح بن حسین، "بلاد اسلامیہ میں غیر مسلموں کے حقوق" (قسط ۱)، محدث، جنوری، ۲۰۰۷

OPEN ACCESS

ندوی ،مولانا رئیس احمد جعفری،اسلام اور رواداری، ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ

لاہور،۱۹۵۵،ص۳۱۷[18]

طبقات ابن سعد جزاول[19]

مسیح گل، قرآن وسنت کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق،ص۵۳، [20]

ابوداؤد، کتاب الخراج والامرہ، [21]

اقلیتوں کے حقوق اور مغرب میں اسلام فوبیا، ایفا پبلیکیشنز، جامعہ نگر، نئ دہلی،۲۰۱۱، ص۲۹۴[22]

محمد عمار خان ناصر،"اقلیتوں کے حقوق کے لیے علماء وفقہاء کا عملی کردار،"الشریعہ ۲۰۱۷[23]

بلازری، فتوح البلدان ص ۱۳۲[24]

الخطط المقریزی، بحوالہ رسائل شبلی ۷۰[25]